O

کوئی استاد نہیں رکھتا، نظر رکھتا ہوں
نفس اور قلب، میں دونوں کی خبر رکھتا ہوں

ابھی منزل سے بہت دور کسی دشت میں ہوں
اپنے کھو جانے کا احساس مگر رکھتا ہوں

وادی و صحرا میں تنہا ہی پھرا ہوں برسوں
اپنے سینے میں نہاں ایک نگر رکھتا ہوں

https://emad-ahmed.com/

میرے اندر سے صدا آتی ہے، خوش بخت ہے تو
اپنی تنہائی کا افسوس اگر رکھتا ہوں

بیٹھتا رہتا ہے سائے میں مرے روز کوئی
اپنی ہستی میں کہیں ایک شجر رکھتا ہوں

میں کہیں دور نکل جاتا ہوں اپنے اندر
جیسے اس سینے میں اک لمبی ڈگر رکھتا ہوں

خود کو سینچا ہے بہت سال کی محنت سے عماد
تب کہیں ذات کی ٹہنی پہ ثمر رکھتا ہوں

https://emad-ahmad.com/